روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 19 جون 2013ء 9 شعبان 1434 ہجری 19/احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 138

جامِ بقا یہی ہے

دنیا میں عشق تیرا، باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا، عشق صفا یہی ہے
مشت غبار اپنا تیرے لئے اُڑایا
جب سے سنا کہ شرط مہر و وفا یہی ہے
دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا
جب میں مَرا، جِلایا، جامِ بقا یہی ہے

(درثمین)

دین حق ایک پُر امن مذہب، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امن کے پیغمبر اور آپ ؐ کے جھنڈے تلے ہی دنیا کی نجات ہے

اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ اور ہمارا اس سے تعلق ہے تو پھر ہمیں کسی فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں

ایک حقیقی ایمان لانے والا وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور عملی طور پر خدا کا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جون 2013ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیات 112-113 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ پاکستان سے مجھے کسی احمدی نے خط تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے پاکستان میں نئی حکومت کے قیام اور پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے حالات کے بارے میں بڑی فکرمندی کا اظہار کیا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہمارا کسی دنیاوی حکومت پر انحصار نہیں بلکہ ہمارا مکمل انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو پھر اس قسم کی فکر کی ضرورت نہیں۔ بے شک کوئی دوسرا ہمیں آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والا نہ سمجھے مگر میں اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لاتا اور آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتا ہے اور اس تعریف کے مطابق احمدی عملاً بھی اور اعتقادی طور پر بھی دوسروں سے بڑھ کر ایمان لانے والے ہیں۔ اللہ کے فضل سے لاکھوں سعید فطرت لوگ دین حق کی تعلیم کو سمجھ کر ہر سال احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں اور ہم اللہ کے فضل سے اس وقت تک یہ کام کرتے چلے جائیں گے جب تک دنیا کو یہ نہ منوا لیں کہ دین حق ایک پُر امن مذہب ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امن کے پیغمبر ہیں اور آپ ؐ کے جھنڈے تلے ہی دنیا کی نجات ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ انصاف سے حکومت چلائیں گے اور ظلم کو روکیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔ اگر نہیں تو ہمارا خدا تو ہمارے ساتھ ہے۔ وہ تو ہمیں تسلی دلاتا اور ہماری حفاظت فرماتا ہے۔ لیکن پھر ظلم کرنے والوں کی پکڑ کے سامان بھی ضرور ہوں گے۔ پس ہمیں کسی دنیاوی حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے، اس کے حکموں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے ایک حقیقی ایمان لانے والے کی تعریف بیان فرمائی۔ پھر حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک حقیقی ایمان لانے والا وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے ارادوں کی پیروی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کیلئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھلایا جائے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس دنیا کی لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے پر تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا تعالیٰ کیلئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو، یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ عمل چاہتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں نہیں ڈالتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ بحیثیت جماعت، جماعت کی کثرت اس مقام کو حاصل کرنے والی ہو، دعاؤں کی طرف توجہ دینے والی ہو۔ ہم حقیقت میں دین کے رنگ میں رنگین ہونے والے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ان لوگوں میں شمار ہوں کہ فرمانبرداری کیلئے خالص ہو کر دین حق کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بشارت ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملتی ہے تو دشمن کی بیخ کنی اور خاتمے کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت کی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا ہو۔ حضور انور نے آخر پر مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالسمیع خادم صاحب مرحوم آف کراچی کی شہادت پر مرحوم کا خاندانی تعارف، تعلیمی کوائف، جماعتی خدمات اور ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مَد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ضرورت کمپیوٹر انجینئر

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ایڈمنسٹریشن آفس کیلئے کمپیوٹر انجینئر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست کے ساتھ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر صاحب سے رابطہ کر لیں۔ درخواستیں صدر/ امیر صاحب سے تصدیق شدہ ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطاب امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔(nazarat.markazia@gmail.com)۔5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

سوالات خطبہ جمعہ 31 مئی 2013ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟
س: خطبہ جمعہ کے آغاز میں کس آیت کی تلاوت فرمائی؟
س: اس آیت میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟
س: خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کی کونسی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟
س: خدائی انعامات کے حوالے سے احمدی پر کیا فرض ہے اور اس کی ادائیگی کا طریق کیا بیان فرمایا؟
س: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ کیا وعدہ کیا نیز اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے کن دو الہامات کا ذکر فرمایا ہے؟
س: عبودیت کی ضروری شرط کیا ہے؟
س: گزشتہ دنوں حضور انور نے کن دو ممالک کا دورہ فرمایا؟
س: لاس اینجلس میں حضور انور کی تقریر کا کیا موضوع تھا؟
س: اس تقریر کا سامعین پر کیا اثر ہوا؟
س: حضور انور نے دورہ لاس اینجلس کے دوران کتنے افراد کو کیا پیغام دیا نیز ان افراد کا تعلق کن کن شعبہ جات سے تھا؟
س: (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو کس طرح سے دنیا میں قائم کیا جاسکتا ہے؟
س: سابق گورنر کیلیفورنیا نے حضور انور کے خطاب پر کن الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا؟
س: لاس اینجلس کونسل کے ممبران کا بیان کیا ہے؟
س: مسٹر بیکر امریکن کانگریس کے ممبر کا بیان درج کریں؟
س: یونیورسٹی کیلیفورنیا کے ڈین پروفیسر نے کیا کہا؟
س: مصر کے قونصلیٹ کا بیان لکھیں؟
س: امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم مسلم پبلک افیئر کونسل کی ڈائریکٹر کا بیان درج کریں؟
س: ایک وکیل جو بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں کا بیان درج کریں؟
س: ایک ممتاز ڈاکٹر نے کیا بیان دیا؟
س: عیسائی پادری نے کن الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا؟
س: ڈاکٹر فریڈ نے کیا کہا؟
س: ایک شہر کے میئر کا بیان درج کریں؟
س: حضور انور نے اسلام کے معنی کیا بیان فرمائے؟
س: حضور انور نے احباب جماعت کو کیا بنیادی نصیحت فرمائی؟
س: ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے کانگریس مین کا بیان درج کریں؟
س: لاس اینجلس کے کن دو بڑے اخباروں نے حضور انور کا انٹرویو لیا؟
س: حضور انور کے انٹرویو میں پہلا سوال کیا پوچھا گیا؟
س: حضور انور نے اسلامی جنگوں کے پس منظر کو کس طرح بیان فرمایا؟
س: ملک شام کی خانہ جنگی میں کون کون سے دیگر ممالک شامل ہیں؟
س: جمہوریت کو قائم رکھنے کی بنیادی اکائی کیا ہے؟
س: اخباری رپورٹر نے پوچھا کہ آپ کا پیغام امن کا ہے یہ پھیل کیوں نہیں رہا ہے؟ اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟
س: مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کے معاملات میں کیوں مداخلت کرتی ہیں؟
س: حضور انور نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو بھیجے جانے کی کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟
س: حضور انور نے مذہب کے حوالے سے لوگوں کی کیا کیفیت بیان فرمائی ہے؟
س: وال سٹریٹ جرنل اخبار کے حوالے سے حضور انور نے کیا بیان فرمایا ہے؟
س: حضور انور نے سوال'' آپ کیلیفورنیا کیوں آئے ہیں؟'' کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟
س: آپ کا ایجنڈا کیا ہے؟ کے جواب میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟
س: پرنٹ میڈیا کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: آن لائن میڈیا کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: مجموعی طور پر امریکہ میں کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: مجموعی طور پر کینیڈا میں کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: سی بی سی، سی ٹی وی اور گلوبل ٹی وی کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچنے کا ذکر فرمایا گیا ہے؟
س: کتنے اخبارات نے حضور انور کے دورے کے حوالے سے خبریں دیں؟ اور ان کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: منمیت بھلر صاحب کون ہیں اور انہوں نے حضور انور کے خطاب پر کیا تبصرہ کیا ہے؟
س: ریڈیو'' شیر پنجاب'' کے نمائندے روندر سنگھ نے حضور انور کی تقریر پر کیا تبصرہ کیا؟
س: ایک کرسچین ہیکٹر صاحب نے حضور انور کے خطاب کے بعد کیا تبصرہ کیا؟
س: بی بی سی کے نمائندہ صحافی نے کیا تبصرہ کیا؟
س: ہندوستان کے جرنلسٹ نے کیا کہا؟
س: ایک بزنس مین نے حضور انور کے خطاب پر کیا تبصرہ کیا؟
س: مراکش کے ایک مسلمان نے حضور انور کے خطاب پر کیا تبصرہ کیا؟
س: حضور انور کے خطاب پر ایک مہمان نے کیا تبصرہ کیا؟
س: حضور انور کے دورہ کے نتیجہ میں مجموعی طور پر کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: ویسٹ کوسٹ امریکہ میں صوبے کے کتنے فیصد لوگوں تک پیغام پہنچا؟
س: کینیڈا کے کتنے فیصد آبادی تک پیغام پہنچا؟
س: حضور انور نے سوال کہ ''(-) امن کا مذہب ہے تو کیا آج (-) کی طرف سے امن ظاہر ہو رہا ہے'' کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟
س: دہشت گردی کے واقعہ پر مسلم کونسل برطانیہ نے کیا رویہ اختیار کیا؟
س: خطبہ میں دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت کی کس مساعی کا ذکر فرمایا؟
س: ''مشہور ہے کہ (-) سے تشدد پھیلتا ہے'' کا حضور انور نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟
س: ''تمہارا پیغام کس طرح پھیلے گا'' کا حضور انور نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟
س: خطبہ میں حضرت مسیح موعود کے وقت جماعت کی کیا تعداد بیان فرمائی گئی؟
س: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رویا کے حوالے سے حضور انور نے کیا تبصرہ فرمایا؟
س: دعوت الی اللہ کرنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی گئی ہے؟
س: پیغام حق پہنچانے کا کام کیسے ہوسکتا ہے؟
س: خطبہ کے آخر پر حضور انور نے امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

خلافت خامسہ کے 10 سال

خدا نے دکھائی ہمیں یہ خلافت
خلافت کے دس سال سب کو مبارک
ہے مسرور آقا خلیفہ خدا کا
جو ہر آن کرتا ہے دیں کی اشاعت
شہزادہ ہے وہ امن اور آشتی کا
سدا دور کرتا ہے دنیا سے نفرت
عطا کر خدایا انہیں عمر لمبی
کریں تیرے دیں کی ہمیشہ وہ خدمت
حفاظت میں مولا تُو آقا کو رکھنا
رہے اس کو حاصل سدا تیری نصرت
سنہری ہو ان کا یہ دورِ خلافت
وہ دیکھیں ترے دین کی شان و شوکت
جلو میں فرشتوں کے ربوہ بھی جائیں
ہے حاصل خدایا تجھے ساری قدرت
ہمیں بھی خلیفہ کا خادم تُو رکھنا
کریں ہم خلافت کی دل سے اطاعت
سدا شکر کرتا ہے مومن خدا کا
ہمیں رب نے دی ہے خلافت کی نعمت

خواجہ عبدالمومن

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنے کی تاکیدی نصائح

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے بنیادی شرط تقویٰ رکھی ہے۔ اس بارہ میں بیشمار آیات قرآن کریم میں ہیں جن میں تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ پر قائم رہو کی تلقین مختلف حوالوں سے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے

تقویٰ کی جو تعریف یا مختصر الفاظ میں خلاصہ جو قرآنِ کریم سے ہمیں ملتا ہے، وہ یہ لیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھتے ہوئے، خدا تعالیٰ کو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا منبع سمجھتے ہوئے اُس کے حقوق ادا کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنا ہے

تقویٰ پر چلنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعامات کو حاصل کرنے والا بن سکتا ہے

جماعت کی ایک اچھی تعداد یقیناً تقویٰ پر چلنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کی بھی ہے۔ لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود سے عہدِ بیعت باندھ کر ہم میں سے ہر ایک وہ معیارِ تقویٰ حاصل کرے، خدا تعالیٰ کا وہ قرب ہمیں حاصل ہو جو ایک حقیقی مومن کو ہونا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 مئی 2013ء بمطابق 3 ہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیات 19، 20 تلاوت کیں اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں، فاسق لوگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے بنیادی شرط تقویٰ رکھی ہے۔ اس بارے میں قرآنِ کریم میں بیشمار آیات ہیں جن میں تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ پر قائم رہو کی تلقین مختلف حوالوں سے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے، مختلف احکامات دیئے ہیں۔ اور ان احکامات پر عمل کرنے والوں کو تقویٰ پر چلنے والا یا متقی کہا ہے۔ اور عمل نہ کرنے والوں کو اُن کے انجام سے خوف دلایا۔

تقویٰ کیا ہے؟ اس کی جو تعریف یا مختصر الفاظ میں خلاصہ جو قرآنِ کریم سے ہمیں ملتا ہے، وہ یہ لیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھتے ہوئے، خدا تعالیٰ کو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا منبع سمجھتے ہوئے اُس کے حقوق ادا کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اس کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210-209)

پس یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بیان فرمایا اور اس کی ہم سے توقع بھی کی۔ چند جمعے پہلے بھی میں نے امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ان کی ادائیگی ایمان سے وابستہ ہے اور عہدیداروں کے حوالے سے باتیں ہوئی تھیں۔ آج میں اس کی کچھ مزید بات کرتا ہوں۔

آج کے اس دور میں ایمان لانے والوں میں سے احمدی وہ خوش قسمت ہیں جن کو اس باریکی سے خدا تعالیٰ سے تعلق کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ حضرت مسیح موعود کا ہم پر احسان ہے کہ کھول کھول کر اُن اعلیٰ مدارج کے راستے دکھاتے ہیں جن سے ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ یقیناً ہر انسان کا معیار، نیکی کا معیار بھی، فراست کا معیار بھی، سمجھ کا معیار بھی، علم کا معیار بھی مختلف ہوتا ہے، ہر ایک کا معیار ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر ایک کو یہ حکم ہے کہ اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کی انتہا تک اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور اُس کی امانتوں کی ادائیگی کو پہنچاؤ۔ اگر کوشش کر کے ہر مومن یہ انتہا حاصل کرنے کی طرف متوجہ رہے گا تو تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا شمار ہوگا۔ ہاتھ، پیر، کان، آنکھ کا استعمال ہے تو ان کے صحیح استعمال کا حکم ہے۔ جن باتوں کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، اُن سے رُکنا فرض ہے۔ یہ ظاہری اعضاء صرف مخلوق کے حق کی

ادائیگی کے لئے نہیں ہیں کہ ان سے مخلوق کا حق ادا کرو، یا اگر حق ادا نہیں کرتے، عدم ادائیگی ہے تو تم پوچھے جاؤ گے۔ بلکہ بہت سے ایسے کام ہیں جن کا مخلوق سے براہِ راست تعلق نہیں ہوتا اور اُن سے مخلوق کو کوئی نقصان یا فائدہ بھی نہیں پہنچ رہا ہوتا۔ اگر ہم گہری نظر سے دیکھیں تو جو بعض عمل انسان کرتا ہے انسان کی اپنی ذات کو ہی اُس کا فائدہ اور نقصان پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن کے نہ کرنے کا حکم ہے اُن کو کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدوں کو پھلانگ رہا ہوتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے جو اپنے حق قائم کئے ہیں اُن کو توڑ رہا ہوتا ہے اور پھر جن کے کرنے کا حکم ہے انہیں نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے انسان باہر نکل رہا ہوتا ہے۔

پس انسان کسی بھی کام کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کر کے یا نہ کر کے خدا تعالیٰ کی حدوں کو توڑ کر تقویٰ سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے اور جوں جوں تقویٰ سے دوری ہوتی ہے انسان شیطان کی جھولی میں گرتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے کہ ایک مومن نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کام نہ کرے بلکہ شیطان جو چھپ کر حملہ کرتا رہتا ہے اُن حملوں سے بھی آگاہ رہے۔ ہر وقت اس کی نظر شیطان کے حملوں کی طرف ہو کہ کہیں وہ اُس پر حملہ آور نہ ہو جائے اور پھر اس آگاہی کی وجہ سے شیطان کے پوشیدہ حملوں سے اپنے آپ کو بچائے۔

شیطان کے حملے مختلف طریقوں سے ہوتے ہیں۔ اس زمانے کی ایجادات میں بھی بہت سی ایسی ہیں جو خود انسان کو نقصان پہنچا رہی ہوتی ہیں۔ اُن کے اچھے مقاصد کی بجائے وہ ایسے کاموں کے لئے استعمال ہو رہی ہوتی ہیں جہاں شیطان کے حملے کا خطرہ ہے یا شیطان کا حملہ ہو رہا ہوتا ہے۔ عبادتوں سے دور لے جا رہی ہوتی ہیں۔ اخلاق پر برا اثر ڈال رہی ہوتی ہیں۔ بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ یہ میرے ذاتی معاملات ہیں اور کسی کو کیا کہ میں جوا کھیلتا ہوں۔ یا رات گئے تک انٹرنیٹ پر فلمیں دیکھتا ہوں اور ٹی وی دیکھتا ہوں یا اس قسم کے اور کام کرتا ہوں۔ بہت سارے ایسے غلط کام انسان کرتا ہے اور اُس کے خیال میں کسی کو اُن سے غرض نہیں ہونی چاہئے کیونکہ وہ کسی کو براہِ راست نقصان نہیں پہنچا رہے۔ لیکن جو غلط کام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہیں ہے، اُس کی مرضی کے خلاف ہے، وہ اسے پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بھی دُور لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے سے بھی دُور لے جاتا ہے اور بندوں کے حق ادا کرنے سے بھی دُور لے جاتا ہے۔ ان ملکوں میں شرابیں، جوا، انٹرنیٹ، گندی اور لغو فلمیں ہیں، غلط دوستیاں ہیں۔ یہ جہاں گھروں کو اُجاڑ رہی ہوتی ہیں وہاں نوجوانوں کو غلط راستے پر ڈال کر خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان سے بھی ہٹا کر معاشرے کا ناسور بنا رہی ہوتی ہیں۔ وہ لوگ ایک مستقل بیماری بن رہے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے ہر عضو کا اور ہر سوچ کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اور برمحل استعمال تمہیں تقویٰ میں بڑھائے گا اور اس کے خلاف عمل تمہیں شیطان کی گود میں پھینک دے گا اور جو شیطان کی گود میں گرتا ہے وہ یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوتا ہے۔

ان آیات میں، جن کا ترجمہ بھی آپ نے سن لیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرو۔ اے مومنو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ دنیا اور اس کی رنگینیاں اور آسانیاں اور آسائشیں تمہارا سب کچھ نہ ہوں، بلکہ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تم نے کیا عمل کئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کئے گئے عمل ہی ہیں جو اگلے جہان میں کام آنے ہیں یا اگلے جہان میں کام آتے ہیں۔ دنیا کی تمام رنگینیاں اور مزے اور لذتیں اور آسائشیں اسی دنیا میں رہ جانی ہیں۔

پس اپنے جائزے لیتے رہو۔ کیونکہ گناہوں کی جڑ یہی ہے کہ انسان اپنے عملوں سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ پس اگر اگلے جہان کی دائمی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا وارث بننا ہے تو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اُس کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔

یہ پہلی آیت جو میں نے پڑھی تھی، یہ نکاح پر پڑھی جانے والی آیتوں میں سے بھی ایک آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں جہاں انسان کو خود آئندہ زندگی کی فکر کی طرف توجہ دلا رہا ہے، وہاں آئندہ پیدا ہونے والی نسل کی تربیت اور اُن کو دنیا کے بجائے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلانے کا بھی ارشاد فرما رہا ہے۔ خاص طور پر جو آیات نکاح میں پڑھی جانے والی ہیں یہ اُن میں سے ایک آیت ہے۔ کیونکہ نیک اولاد، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی اولاد جہاں اپنی عاقبت سنوارنے والی ہوگی، وہاں نیک اولاد کے عمل اور اُن کی دعائیں جو وہ والدین کے لئے کر رہے ہیں، والدین کے درجات اگلے جہان میں بھی بلند کرنے کا باعث بن رہی ہوں گی۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی شادی کے موقع پر بھی یہ بات یاد رکھو کہ دنیا اور اس کی تمام آسائشیں، آسانیاں، مزے اور لذتیں عارضی چیز ہیں۔ شادی اور دنیاوی ملاپ یہ سب عارضی لذات ہیں۔ اصلی لذت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اس کے پھل ایک مومن پھر اگلے جہان میں بھی کھاتا ہے۔ پس ایک مومن کو بار بار مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ تنبیہ اور تلقین فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو کبھی نہ بھولو، تقویٰ پر قائم رہو، ایسے اعمال بجالاؤ جو اس جہان کو بھی اور اگلے جہان کو بھی سنوارنے والے ہوں۔ اِس جہان میں بھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو اور آئندہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل کی خبر رکھنے والا ہے۔ اُس کی نظر سے انسان کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ ہر عمل کا حساب کتاب رکھا جا رہا ہے۔ اس لئے انسان کو بہت پھونک پھونک کے اس دنیا میں اپنے قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ ایمان لانا اور ایمان کا دعویٰ کرنا صرف کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ کی راہوں کی تلاش اور اُن پر عمل ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ

’’(دین) میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے۔ لیکن جو اُس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان دنیا کی خواہشوں اور لذّتوں کو ہی جنّت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دوزخ ہے۔ اور سعید آدمی خدا کی راہ میں تکالیف کو قبول کرتا ہے اور وہی جنّت ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا فانی ہے اور سب

مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ آخر ایک وقت آجاتا ہے کہ سب دوست، آشنا، عزیز واقارب جدا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جس قدر ناجائز خوشیوں اور لذّتوں کو راحت سمجھتا ہے وہ تلخیوں کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ سچّی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے۔'' (یعنی بظاہر بہت مشکل کام ہے) ''متقی کے لیے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے''۔ (لیکن جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے) فرمایا:'' مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہُ (–) (سورۃ الطلاق 4-3) پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصولِ تقوی کیلئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 90۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی شرط یہ نہیں رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دے تو ہم نیکیاں کریں۔ بلکہ نیکیاں کرو، تقویٰ اختیار کرو، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، پھر اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا ہو جاتا ہے جو مانگو وہ دیتا بھی ہے۔

پس تقویٰ پر چلنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعامات کو حاصل کرنے والا بن سکتا ہے، بن جاتا ہے۔ لیکن ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے تقویٰ پر چلنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے ہم نے اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ اُسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے۔ اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہر گز نہ ہوگا۔'' (تقویٰ ایسی چیز نہیں کہ بناوٹ سے حاصل ہو جائے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا) ''اس لیے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونو کی تاکید فرمائی ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 492۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بناوے۔ جب خدا تعالیٰ کے دروازہ پر تذلّل اور عجز سے اس کی روح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور وہ متقی بنے گا اور اس وقت وہ اِس قابل ہو سکے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سمجھ سکے''۔ (عاجزی اور تذلّل اختیار کرو۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل چاہئے۔ فضل ہوگا تو یہ ملے گا۔ اور جب یہ ملے گا تو تقویٰ حاصل ہوگا۔ اور جب تقویٰ حاصل ہوگا تو تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین یا اسلام کی حقیقت کو انسان سمجھ سکے گا)۔ فرمایا: ''اس کے بغیر جو کچھ وہ دین دین کر کے پکارتا ہے اور عبادت وغیرہ کرتا ہے وہ ایک رسمی بات اور خیالات ہیں کہ آبائی تقلید سے سن سنا کر بجا لاتا ہے۔'' (کہ باپ دادا یہ کر رہے ہیں، .... ۔ احمدی کے گھر میں پیدا ہوا، احمدی (۔) ہوں۔ تو اُس کی تقلید میں یہ کام کر رہا ہے۔ یہ نہیں، اصل چیز تقویٰ ہے اور تقویٰ حاصل ہوتی ہے کوشش اور عمل سے، عاجزی اور انکساری اختیار کرنے سے، دعا کرنے سے۔ فرمایا کہ یہ جو آبائی تقلید سے سن سنا کر بجا لاتا ہے۔ ''کوئی حقیقت اور روحانیت اس کے اندر نہیں ہوتی''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 493۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صرف نری تقلید جو ہے، اُس سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 572۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے من حیث الجماعت بیشک اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہم جماعت پر دیکھتے ہیں، جماعت کی ترقی بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ ایک خاص سلوک بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح انتہائی نامساعد حالات میں بھی جماعت کو اللہ تعالیٰ دشمن کے منہ سے نکال لاتا ہے۔ جماعت کی ایک اچھی تعداد یقیناً تقویٰ پر چلنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کی بھی ہے۔ لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود سے عہدِ بیعت باندھ کر ہم میں سے ہر ایک وہ معیارِ تقویٰ حاصل کرے، وہ خدا تعالیٰ کا قرب ہمیں حاصل ہو جو ایک حقیقی (مومن) کا ہونا چاہئے اور جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں۔ اور وہ کیا ہے؟ وہ یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ کا تو کچھ حرج نہیں کرو گے۔ اللہ کا تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے، ہاں یہ غفلت خود تمہیں نقصان پہنچانے والی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کو بھلانے والے وہ لوگ ہیں جو ایمان میں کمزور ہیں، کامل ایمان نہیں رکھتے، یا بھول جاتے ہیں کہ ہم نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور اس وجہ سے پھر ایسے عمل ہونے لگتے ہیں جن سے اُن کی اخلاقی اور روحانی حالت انحطاط پذیر ہو جاتی ہے، گرنے لگ جاتی ہے، دنیا دین پر مقدم ہو جاتی ہے، نہ یہ کہ دین دنیا پر مقدم ہو۔ ایسے دنیا دار اگلے جہان میں خدا تعالیٰ کا کیا سلوک دیکھیں گے وہ تو خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں بھی اُن کے دنیا میں پڑنے کی وجہ سے اُن کا ذہنی سکون برباد ہو جاتا ہے۔ کئی لوگ ہم دیکھتے ہیں ذرا سے مالی نقصان پر دنیاوی نقصان پر ایسے روگ لگاتے ہیں کہ پھر کسی قابل نہیں رہتے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ ہے اور تقویٰ پر قدم مارنے کی کوشش نہیں ہے۔ ایمان کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ تو یہ بات صاف ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل نہیں ہے۔ جب ایمان میں کمزوری ہے اور اصلاح کی طرف توجہ نہیں ہے تو پھر دنیا میں بے سکونی کی زندگی ہوگی۔ اور یہی نہیں، ایسا شخص پھر فاسقوں میں شمار ہوگا۔ فاسق کے یہاں یہ معنی ہوں گے کہ احکامِ شریعت کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا عہد کر کے پھر بعض یا تمام احکام کی خلاف ورزی کرنا۔ پھر قرآنِ کریم میں اَور جگہوں پر اگر ہم

دیکھیں، اُن آیتوں کی رُو سے یہ معنی بھی ملتے ہیں کہ نعمتِ الٰہی کی ناشکری کر کے دائرہ اطاعت سے خارج ہونا۔ یا جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرے گا وہ دائرہ اطاعت سے باہر نکلا ہوا سمجھا جائے گا اور یوں فاسقوں یا بدکرداروں میں شمار ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ جو بھی حالات ہوں، کبھی بھی خدا تعالیٰ کے احکامات کو نہیں بھلائیں گے۔ دوسرے ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُسے اُس نعمت سے حصہ دیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانے اور (دینِ حق) کی تجدید کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی صورت میں بھیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے تو سب سے بڑی نعمت نبوت کی نعمت ہے .... اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں کہ ہمیں اُس نے اس نعمت کو قبول کرنے کی توفیق دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپ کے طفیل ملنے والی نعمت تھی اور ہم اُن لوگوں میں شمار ہوئے جو اس انعام میں سے حصہ پانے والے ہیں اور حقیقت میں انعام سے حصہ پانے والے اور اس کی شکرگزاری ادا کرنے والے ہم تبھی ہو سکتے ہیں جب ہم حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور توقعات پر پورا اترنے والے ہوں، اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کو بھلانے والے اور اپنی غفلتوں میں ڈوب جانے والے ہوں گے اور نتیجۃً خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہوں گے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں توحید کے قیام کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے آئے تھے اور حقیقی تقویٰ بھی اُسی وقت قائم ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین ہو اور اُس کی رضا مقصود و مطلوب ہو اور خدا تعالیٰ کی توحید میں انسان کھویا جائے اور جب یہ ہو جائے تو حقیقی تقویٰ انسان میں پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''توحید صرف اِس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور اُن پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بُت ہے''۔ فرمایا: ''یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس، یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو، منزّہ سمجھنا اور اُس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی مُعِز اور مُذِل خیال نہ کرنا''۔ یعنی یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بالا ہے اور دنیا کی کوئی چیز، ہر عزت اور ذلت جو انسان کو ملتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کوئی انسان نہ کسی کو معزز بنا سکتا ہے نہ ذلیل کر سکتا ہے۔ پس یہ ہے توحید کا اصل کہ اللہ تعالیٰ ہی کو عزت دینے والا اور ذلّت دینے والا سمجھنا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کو عزتوں کا مالک بھی بناتا ہے اور اگر اُس کے غلط کام ہوں تو اُس کو ذلیل و رسوا بھی کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ: ''کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا''۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار نہ ہو۔ ''اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلّل اُسی سے خاص کرنا''۔ بعض لوگ جو انسانوں کے آگے جھکتے ہیں، فرمایا نہیں، ہر قسم کی عاجزی اور تذلّل صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو۔ ''اپنی امیدیں اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا''۔ فرمایا: ''پس کوئی توحید بغیر اِن تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ اُس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا''۔ یعنی اُن کی کوئی حقیقت نہیں ہے ''اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا''۔ یعنی ہر چیز اپنی ذات میں فنا ہونے والی ہے اور حقیقت میں کسی چیز کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ''دوم صفات کے لحاظ سے توحید''۔ یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کے کسی میں قرار نہ دینا''۔ پالنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اور عبادت کے لائق بھی صرف وہی ہے۔ ''اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں''۔ جو لوگ بظاہر فائدہ دیتے ہیں، دنیاوی فائدے لوگوں سے پہنچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ذریعہ بنایا ہوا ہے اُن سے فائدے بھی پہنچتے ہیں، وہ پرورش کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں ''یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا''۔ اُن کے بارے میں یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو ذریعہ بنایا ہے، نہ کہ وہ خود اُس چیز کو دینے کے مالک ہیں۔ اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے اور یہ لوگ ذریعہ ہیں۔

فرمایا: ''تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔ یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا''۔ یعنی یہ جو توحید اور محبت ہے اس میں عبودیت کے جو شعار ہیں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا ''اور اسی میں کھوئے جانا''۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349-350)۔ صرف یہی نہیں کہ خدا تعالیٰ کا شریک نہیں بنانا بلکہ اس میں کھوئے جانا، اس میں ڈوب جانا، خدا تعالیٰ کی ذات میں اپنے آپ کو فنا کر لینا۔

پس یہ باتیں اگر ایک مومن میں ہوں تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کا حق ادا کرنے والا کہلا سکتا ہے، تقویٰ پر چلنے والا کہلا سکتا ہے۔ تقویٰ کے کمال کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ یہ فرمایا ہے کہ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ انسان کا اپنا وجود ہی نہ رہے۔ پھر فرمایا کہ اصل میں یہی توحید ہے۔ جب انسان اس کمال کو حاصل کر لیتا ہے کہ اپنا وجود نہیں رہتا، اللہ کے وجود میں کھویا جاتا ہے، تو یہ تقویٰ کا کمال ہے اور اصل میں یہی توحید ہے۔ جب اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ حقیقی توحید کا ماننے والا کہلاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر چیز پر مقدم کر لینا یہی تقویٰ ہے اور یہی توحید پر قائم ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَیں سفر پر بھی جا رہا ہوں، دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ محترم منیر مسعود صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے جس پیچیدگی کا خطرہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا لیا ہے۔ فی الحال ہسپتال میں ہی ہوں احباب سے صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم لطف المنان ڈوگر صاحب دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) عبدالمومن محمود ڈوگر صاحب مقیم کینیڈا کی طبیعت پچھلے ہفتہ سے خراب ہے۔ جسم میں بہت زیادہ کمزوری ہے جس کی وجہ سے ہسپتال میں بھی داخل رہے ہیں ۔ احباب جماعت سے والد صاحب کی جلد شفاء کاملہ کے ساتھ درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم نیاز احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر (ر) محکمہ انہار لاہور کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم اعجاز احمد صاحب بعمر 51 سال مورخہ 30 مئی 2013ء کو کرائیڈن لندن میں May Day ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 جون کو پڑھائی۔ میت پاکستان آنے پر 7 جون کو نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بعد نماز جمعہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم چوہدری محمود احمد صاحب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین نے کرائی۔ مرحوم مکرم چوہدری شرف دین صاحب نمبردار موضع رلیو کے (جو کافی عرصہ صدر جماعت احمدیہ رلیو کے ضلع سیالکوٹ رہے) کے پوتے اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نمبردار صدر موضع رلیو کے کے بھتیجے تھے۔ مرحوم نے ایک لمبا عرصہ تقریباً 16 سال M-S کی مرض میں گزارا۔ نہایت صبر واستقلال کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کیا اور کبھی حوصلہ نہ ہارا۔ جب کوئی پوچھتا تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں ۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھا ذیلی تنظیموں کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ لندن ٹلفورڈ میں وقار عمل میں حصہ لیتے رہے۔ جماعت احمدیہ برائیڈن میں خدام میں وقار عمل میں حصہ لیتے رہتے تھے۔ ملنسار اور مہمان نواز ہونے کی وجہ سے حلقہ احباب میں مشہور تھے۔ 1987ء سے کرائیڈن میں مقیم تھے۔ سوگواران میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی زارہ اعجاز احمد عمر 20 سال اور بیٹا فرید احمد عمر 18 سال چھوڑے ہیں۔ دونوں یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ان کی وفات پر لندن میں اور پھر یہاں پاکستان میں بہت سے دوستوں اور احمدی احباب نے گھر آ کر تعزیت کی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہم ان سب احباب کے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ماریہ احمد صاحبہ ترکہ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ)

❁ مکرمہ ماریہ احمد صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6 بلاک نمبر 16 محلّہ دارالصدر شرقی ربوہ برقبہ 1 کنال ، 7 مرلے اور 174 مربع فٹ میں سے 4 مرلہ 165.12 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم عرفان اللہ صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم سلیم اللہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ ماریہ احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

❁ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 جون 2013ء

12:30 am	عربی سروس۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
4:00 am	سوال وجواب
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
2:10 pm	سوال وجواب پارٹ ون 8 دسمبر 1996ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا

سوئمنگ پول کا شیڈیول

اس سیزن میں سوئمنگ پول کی مارننگ شفٹ کا آغاز مورخہ 18 جون 2013ء سے ہو گیا ہے۔ اس طرح سوئمنگ پول کی شفٹوں کے اوقات درج ذیل ہوں گے۔

مارننگ شفٹ: 5 بجے تا 5:45 بجے صبح
دوسری شفٹ 5:15 تا 6 بجے شام
تیسری شفٹ 6 بجے تا 6:45 بجے شام

انصار، خدام اور اطفال سے اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی درخواست ہے۔ ممبر شپ فارم سوئمنگ پول پر دستیاب ہیں۔ ممبر شپ کارڈ کے بغیر سوئمنگ کے لئے آنے والے خدام واطفال اپنے تجنید کارڈ ساتھ لائیں۔

سمر کیمپ

اطفال کو سوئمنگ سکھانے کیلئے سمر کیمپ کا آغاز مورخہ 20 جون 2013ء کو مارننگ شفٹ سے ہوگا۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم رانا بشارت احمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا رشید احمد خان صاحب ابن مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم چند روز قبل موٹر سائیکل پر حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے پسلیوں میں فریکچر ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ عائشہ منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم جو کہ تقریباً ایک سال سے ایک نہایت پیچیدہ مرض میں مبتلا ہیں۔ قبل ازیں بھی بعض آپریشن ہوئے ہیں کیموتھراپی بھی ہوئی ان تمام علاج معالجوں کے باوجود انہوں نے میڈیکل کے تیسرے سال کی پڑھائی متاثر نہیں ہونے دی۔ 19 جون کو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ایک پیچیدہ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل فرمائے تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے آپریشن کامیاب فرمادے۔ آمین

مکرم عبدالصمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب دارالعلوم غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری خالہ محترمہ امۃ الرشید روحی صاحبہ اہلیہ مکرم طارق احمد صاحب آف جڑانوالہ ہیپاٹائٹس C اور پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے شدید علیل ہیں احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	7:18

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

شفاء چھوٹا قد کورس
یہ کورس چند ماہ میں تیزی سے قد بڑھاتا ہے۔
جرمن دواؤں سے تیار کردہ 1 ماہ کورس =/300
شاہ ہومیو سٹور رحمت بازار ربوہ فون: 6211868

ملازمت اور رہائش ایک ساتھ
ہمیں اپنے کاروبار کیلئے محنتی ایماندار عمر 35-40 سال قابلیت میٹرک جو گاہک کے ساتھ بات چیت کرنا جانتا ہو۔ ملازم کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ رہائش مفت (چھوٹی فیملی) دی جائے گی۔
پروپرائیٹر: شاہد محمود
تاج آکشن سنٹر (نیلام گھر)
مزید معلومات کیلئے فون کریں۔
0476213765,0331-7797210

مسرور آٹو ورکشاپ
ربوہ میں پہلی بار۔ لیزر ڈیجیٹل ویل الائنمنٹ ویل بیلسنگ اور لوپ شاپ
تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ
بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 03346371992

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پنج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
فری کیمپ
سہارا لیبارٹریز کی طرف سے مورخہ 19,20,21 جون 2013ء بوقت صبح 5:30 تا 8:30 بجے فری شوگر کیمپ کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں آپ کے خون کی شوگر، پیشاب کا مکمل ٹیسٹ اور خون کا مکمل معائنہ کیا جائے گا جو احباب وخواتین ان مشکلات سے دوچار ہیں مستفید ہوں ٹیسٹ کیلئے خالی پیٹ تشریف لائیں۔
رابطہ: 047-6212999,0333-7700829,0333-6700829

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم 1-265-16/B کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760